سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب: مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

برکات رمضان

نحمده و نصلى على رسوله الكريم امابعد ! فاعوذبالله من الشيطن الرجيم بسم اللهالرحمن الرحيم **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ** (البقرة:۱۸۳)

''اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جیسا کہ آپ سے پہلے (امتوں) پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم تقوی دار بنو۔''

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل عمل ابن آدم يضاعف الحسنة بعشر امثالها الى سبعمائة ضعف قال الله تعالىٰ الا الصوم فانه لى وانا اجزى به يدع شهوته وطعامه من اجلى للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم اطيب عندالله من ريح المسك والصيام جنة واذاكان يوم صوم احدكم فلا يرفث ولا يصخب فانه سابّه احد او قاتله فليقل انى امرءٌ صائم (رواه البخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے ہر اچھے عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے (یعنی اس امت مرحومہ کے اعمال خیر کے متعلق عام قانون الٰہی یہی ہے کہ ایک نیکی کا اجر اگلی امتوں کے لحاظ سے کم از کم دس گنا ضرور عطا ہوگا اور بعض اوقات عمل کرنے کے خاص حالات اور اخلاص وخشیت وغیرہ کیفیات کی وجہ سے اس سے بھی بہت زیادہ ہوگا۔ یہاں تک کہ بعض مقبول بندوں کو ان کے اعمال حسنہ کا اجر سات سو گنا عطا فرمایا جائے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس خاص قانون رحمت کا ذکر فرمایا) مگر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ روزہ اس عام قانون سے مستثنیٰ اور بالاتر ہے وہ بندہ کی طرف سے خاص میرے لئے تحفہ

ہے اور میں ہی (جس طرح چاہوں گا) اس کا اجر وثواب دوں گا۔ میرا بندہ میری رضا کے واسطے اپنی نفس اور اپنا کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے (پس میں خود ہی اپنی مرضی کے مطابق اس کی اس قربانی اور نفس کشی کا صلہ دونگا) روزہ دار کے لئے دو مسرتیں ہیں، ایک افطار کے وقت اور دوسری اپنے مالک ومولیٰ کی بارگاہ میں حضوری اور شرف باریابی کے وقت اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے (یعنی انسانوں کیلئے مشک کی خوشبو جتنی اچھی اور جتنی پیاری ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں روزہ دار کے منہ کی بو اس سے بھی اچھی ہے) اور روزہ (دنیا میں شیطان ونفس کے حملوں سے بچاؤ کیلئے اور آخرت میں آتش دوزخ سے حفاظت کیلئے ڈھال ہے اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو چاہئے کہ وہ بیہودہ اور فحش باتین نہ کہے اور شور وشغب نہ کرے اور اگر کوئی اس سے گالی گلوچ یا جھگڑا کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

فضلیت رمضان

میرے محترم دوستو! رمضان مبارک کا مہینہ ایک بار پھر خداوند قدوس کے فضل وکرم سے سروں پر آ گیا، ہر سال رمضان کے جمعوں میں آپ لوگوں کو رمضان کے فضائل وبرکات کا ذکر کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشیں کہ پورے آداب ومستحبات کا خیال رکھ کر صحیح طریقہ کے ساتھ رمضان شریف کو گزار سکیں، کتنے اللہ تعالیٰ کی بندے اور بندیاں تھیں کہ گزشتہ رمضان میں زندہ تھے آج انکا نام ونشان تک نہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب رمضان کو دو مہینے باقی رہ جاتے اور رجب المرجب کا چاند نظر آتا تو دعاؤں کا اہتمام فرماتے اور یہ دعا ارشاد فرماتے اللهم بارك لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان کہ یااللہ! ہم کو ماہ رجب اور ماہ شعبان میں برکت عطا فرما اور ماہ مبارک رمضان تک پہنچا، تو اللہ تعالیٰ نے ہم کو بھی اس ماہ مبارک تک پہنچا دیا ہے للّٰہ الْحَمْد والشُّکر رمضان المبارک کے فضائل وبرکات تو بہت ہی زیادہ ہیں جس میں ہر نیکی کا ثواب دگنا اور چوگنا بلکہ لا متناہی حد تک پہنچ جاتا ہے اور روزہ دار کی ہر ہر ادا رب کو پسند آجاتی ہے۔جس طرح ایک طویل حدیث مبارک میں ارشاد ہے

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطيت امتی خمس خصال فی رمضان لم تعطهن امة قبلهم خلوف فم الصائم اطيب عندالله من ريح المسك وتستغفرلهم الحيتان حتى يفطروا ويزّين الله

عزوجل کل یوم جنته،الخ او کما قال علیه الصلوٰہ والسلام(رواہ احمد والبزاز والبیهیقی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کہ میری امت کو پانچ خصلتیں ایسی دی گئی ہیں کہ اس سے پہلے امتوں کونہیں دی گئی تھی ان میں سب سے پہلی شئے روزہ دار کی منہ کی بو ہے (جو بھوک لگنے کی وجہ سے معدہ سے نکلتی ہے) اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہے اور جب تک روزہ افطار نہ کریں اس وقت تک روزہ داروں کیلئے دریاؤں کی مچھلیاں دعا اور استغفار کرتیں ہیں۔

اس حدیث میں روزے دار کی پانچ ایسی خوبیاں بیان کی گئی ہیں جوگزشتہ زمانوں کے لوگوں کے نصیب میں نہیں تھیں، گویا یہ صرف امت مرحومہ کی خصوصیت ہے کاش ہم اس نعمت کی قدر کرتے ۔

روزہ دار کے منہ کی بو مشک سے زیادہ خوشبودار

روزے دار کے منہ کی بد بو اور تبخیر جو بھوک لگنے کی وجہ سے آ رہی ہے عنداللہ مشک وغیرہ کی خوشبو سے بھی زیادہ معزز ہے۔موطاءامام مالک کی شرح میں اس بارے میں آٹھ اقوال ذکر کیے گئے ہیں کہ الطیب عند الله من ریح المسك کا کیا مطلب ہے؟ سوشارحین حدیث لکھتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ روزہ دار کواس بد بو کا ثواب ایسی خوشبو سے دینگے جوعنداللہ مشک کی خوشبو سے زیادہ معطر اور اورمزیدار ہوگی۔ دوسرا قول یہ ہے کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم روزمحشر میں جب قبروں سے زندہ ہوکر نکلیں گی تو ان کی نشانی یہ ہوگی کہ ان کے منہ سے ایک خاص قسم کی خوشبو آ رہی ہوگی جو مشک سے بھی زیادہ خوشبودار ہوگی،ایک تیسرا قول یہ ہے کہ دنیا میں بھی یہ بد بو مشک کی خوشبو سے اللہ تعالیٰ کے پاس زیادہ اطیب اور مزیدار ہے کیونکہ اسکا تعلق خاطر قلب سے ہے اور عاشق صادق کومعشوق کی بد بو بھی خوشبو ہی لگتی ہے۔

قرب الٰہی کا ذریعہ

معزز سامعین ! رمضان شریف میں بندہ خالق کے قریب ہوتا ہے اور اسکا محبوب بن جاتا ہے، اس لئے تو روزہ دار پر انوارات اور انعامات کی بارش ہوتی ہے۔کبھی ارشاد ہوتا ہے کہ الصوم لی وانا اجزی به روزہ میرے لیے ہیں اور میں ہی اسکا بدلہ دوں گا،بعض شارحین کہتے ہیں کہ یہ لفظ اُجزیٰ به ہے مجہول کا صیغہ ہے یعنی روزے کے بدلے روزے دار کو میں اپنی جان دیتا ہوں یہ غایت قرب ومحبت ہے محبؔ اور

محبوب کے درمیان۔

اوپر والی حدیث میں منہ کی بد بو کا جو ذکر ہوا ہے تو بعض اماموں کے نزدیک روزہ دار کیلئے مسواک کو جائز نہیں رکھا ہے لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک مسواک ہر وقت مستحب ہے مسواک کرنے کی وجہ سے صرف منہ اور دانتوں کی بدبو ختم ہو جاتی ہے جبکہ روزے دار کے منہ کی بدبو معدہ خالی ہونے کی وجہ سے آتی ہے مسواک کرنے سے وہ ختم نہیں ہو جاتی۔

مچھلیوں کا دعا واستغفار

دوسری خصوصیت: مچھلیوں کا استغفار ہے اس سے مقصود بکثرت دعائیں ہیں ایک روایت میں فرشتوں کی دعا کا ذکر ہے کہ سمندروں میں مچھلیاں روزہ داروں کیلئے دعائیں کرتیں ہیں۔

تزئین جنت

تیسری خصوصیت جو اوپر والی حدیث میں ذکر ہے تزئین جنت ہے جس طرح لوگ اپنے گھروں کو رنگ وروغن دیتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ جنت کو روزے دار کیلئے سنوارتا ہے اور سال کے شروع سے ہی جنت کو مزین کیا جاتا ہے کیونکہ معزز مہمان کیلئے پہلے سے ہی تیاری کی جاتی ہے۔

شیاطین کو قید کرنا

چوتھی خصوصیت وتصفد فیه مردة الشیاطین سرکش شیاطین کو قید کرنا ہے یہ اس ماہ مبارک کی خصوصیت ہے کہ سرکش شیاطین کو زنجیروں میں باندھ دیا جاتا ہے تاکہ روزے داروں کے روزے خراب نہ کریں تجربے سے ثابت ہے کہ گیارہ مہینے لوگ گناہوں میں مبتلاء ہوتے ہیں لیکن یہ مبارک ماہ شروع ہوتے ہی بڑے بڑے بے نمازی بھی مسجدوں میں بیٹھ کر ذکر وتلاوت، تراویح کا اہتمام اور اعتکاف میں پابندی کیساتھ بیٹھتے ہیں یہ اس بات کی علامت ہے کہ شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے لیکن پھر بھی رمضان کے مہینے میں بعض کم بخت لوگ گناہ اور ناجائز کام کرتے ہیں اس کی وجہ گیارہ مہینے مکمل شیطان کے اتباع کا اثر ہے، یا خواہشات نفس کی پیروی، اس لئے بعض لوگ اس اثر کا شکار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان کے مبارک مہینے میں گناہوں سے بچائے اور زیادہ سے زیادہ نیک کاموں کی توفیق عطا فرمائیں

نیکیوں کا سیزن

میرے محترم دوستو! رمضان شریف نیکیوں کا بہترین سیزن کا مہینہ ہے جس طرح ہم اور آپ

پیسے کماتے ہیں اور کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ ہمارا کاروبار ترقی کرے اور ہر چیز سیزن کے مطابق لاکر بیچتے ہیں اسی طرح یہ نیکیوں اور مغفرت، بخشش کا سیزن ہے، خوب نیکیوں کا اکاونٹ بھریں، نمازوں کا باجماعت اہتمام کا خیال رکھیں، قرآن کریم کی تلاوت کا اناء الیل واناء النہار پابندی کریں، ذکر اذکار وظائف اور دعاؤں کا خوب اہتمام کریں۔ کوئی نیکی ایسی نہ رہے جسکا کل قیامت کے دن افسوس کرنا پڑے کیونکہ نیکی کرنے پر فرض کا ثواب مل جاتا ہے تو کون کم نصیب یہ قیمتی ساعتیں یوں فضول ضائع کرے گا۔

قیام اللیل

ایک ملازم چند ٹکوں کی خاطر ساری رات جاگتا ہے، حالانکہ دنیا سے زیادہ حقیر چیز عنداللہ کوئی نہیں لیکن وہ نقد کا سودا ہے اسلئے مرمٹنے کیلئے سب تیار ہیں، حدیث شریف میں ہیں کہ اللہ جل جلالہ رات کے آخری حصہ میں اپنی شان کے مطابق آسمان پر نزول فرماتا ہے اور فرشتوں سے اعلان کراتے ہیں:

هل من تائب فاتوب عليه ، هل من مستغفر فاغفرله، هل من سائل فاعطى له لسئوله

اے میرے بندوں کوئی ہے تم میں سے توبہ کرنے والا کہ میں اسکا توبہ قبول کرلوں۔ اور اسکے تمام گناہوں سے درگزر کرلوں، دوسری بار آواز دیتے ہیں، کوئی ہے استغفار کرنے والا! مغفرت طلب کرنے والا تاکہ میں اسکی مغفرت کرلوں، تیسری بار اعلان ہوتا ہے کہ کوئی ہے سوال کرنے والا سائل جو مجھ سے مانگے اور میں اسکا مدعا پورا کرلوں۔

یہ دربار شاہی ہر رات سحری کے وقت لگایا جاتا ہے اور صبح صادق تک ہر بندے نیک وبد کیلئے کھلا رہتا ہے لیکن مانگنے والے بہت کم ہیں۔

عشرہ آخیرہ

محترم سامعین! جس طرح رمضان المبارک کو دوسرے مہینوں کے مقابلے میں فضیلت حاصل ہے اسی طرح اس کا آخری عشرہ پہلے دونوں عشروں سے بہتر ہے اور لیلۃ القدر اکثر وبیشتر اسی عشرہ میں ہوتی ہے، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت وغیرہ کا اہتمام اس میں زیادہ کرتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے۔

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحرروا ليلة القدر

فی الوترمن العشر الاواخر من رمضان (رواه البخاری)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: شب قدر کو تلاش کرو رمضان کی آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں۔

حدیث مبارک مطلب یہ ہے کہ شب قدر زیادہ تر عشرہ اخیرہ کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے، یعنی اکیسویں، تیسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں یا انتیسویں، شب قدر کی اگر اس طرح تعیین کردی جاتی کہ وہ خاص فلاں رات ہے تو بہت سے لوگ بس اسی رات میں عبادت وغیرہ کا خاص اہتمام کرتے، اللہ تعالیٰ نے اس کو اس طرح مبہم رکھا کہ قرآن مجید میں ایک جگہ فرمایا گیا کہ قرآن شب قدر میں نازل ہوا اور دوسری جگہ فرمایا گیا کہ قرآن کا نزول ماہ رمضان میں ہوا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید نشاندہی کے طور پر فرمایا کہ: رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے اس کا زیادہ امکان ہے۔ لہذا ان راتوں کا خاص اہتمام کیا جائے۔

شب قدر

اسی طرح ایک دوسری حدیث مبارک میں ستائیسویں شب کو شبقدر کہا گیا چنانچہ مسلم شریف کی روایت ہے کہ

عن زربن حبیش قال سالت ابی بن کعب فقلت ان اخاك ابن مسعود یقول من یقم الحول یصب لیلة القدرفقال رحمه الله اراد ان لا یتکل الناس اما انه قد علم انها فی رمضان وانها فی العشرالاواخر وانها لیلة سبع وعشرین ثم حلف لا یستثنی انها لیلة سبع وعشرین فقلت بای شیء تقول ذالك یا ابا المنذر قال بالعلامةاو قال بالایة التی اخیرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم انها تطلع یومئذ لا شعاع لها (رواه مسلم)

زربن حبیش جو اکابر تابعین میں سے ہے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے دریافت کیا کہ آپ کے دینی بھائی عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جو کوئی پورے سال کی راتوں میں کھڑا ہوگا (یعنی ہر رات عبادت کیا کرے گا) اس کو شب قدر نصیب ہو ہی جائے گی (یعنی لیلۃ القدر سال کی کوئی نہ کوئی رات ہے) پس جو کوئی اس کی برکات کا طالب ہوا، اسے چاہئے کہ سال کی ہر رات کو عبادت سے معمور کرے اس طرح وہ یقینی طور پر شب قدر کی برکات پاسکے گا،

زر بن حبیش نے حضرت ابن مسعودؓ کی بات نقل کر کے حضرت ابی بن کعبؓ سے دریافت کیا کہ آپ کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بھائی ابن مسعود پر اللہ کی رحمت ہو، ان کا مقصد اس بات سے یہ تھا کہ لوگ کسی ایک ہی رات کی عبادت پر قناعت نہ کرلیں ورنہ ان کو یہ بات یقیناً معلوم تھی کہ شب قدر رمضان ہی کے مہینہ میں ہوتی ہے اور اس کے بھی خاص آخری عشرہ میں ہوتی ہے یعنی اکیسویں سے انتیسویں تک اور وہ معین ستائیسویں شب ہے۔ پھر انہوں نے پوری قطعیت کیساتھ قسم کھا کر کہا کہ بلاشبہ ستائیسویں شب ہی ہوتی ہے۔ اور اپنے یقین و اطمنان کے اظہار کیلئے قسم کے ساتھ انہوں نے انشاء اللہ بھی نہیں کہا (زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے ابوالمنذر! (یہ حضرت ابی کی کنیت ہے) یہ آپ کس بناء پر فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں یہ بات اس نشانی کی بناء پر کہتا ہوں جس کی رسول اللہ نے ہم کو خبر دی تھی اور وہ یہ کہ شب قدر کی صبح جب سورج نکلتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

حضرت ابی بن کعبؓ کے جواب سے معلوم ہوا کہ انہوں نے جو قطعیت کیساتھ یہ بات کہی کہ شب قدر معین طور پر ستائیسویں شب ہی ہوتی ہے، یہ بات انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی تھی بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک جو نشانی بتائی تھی۔ انہوں نے چونکہ وہ نشانی عموماً شب کی صبح کو ہی دیکھی تھی اس لیے یقین کیساتھ انہوں نے رائے قائم کرلی تھی۔ رسول اللہ نے کبھی تو یہ فرمایا کہ اس کو آخری عشرہ مین تلاش کرو اور کبھی فرمایا کہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو، کبھی عشرہ اخیرہ کی پانچ طاق راتوں میں میں سے چار یا تین راتوں کیلئے فرمایا، کسی خاص رات کی تعین آپ نے نہیں فرمائی۔ ہاں بہت سے اصحاب ادراک کا تجربہ یہی ہے کہ وہ زیادہ ستائیسویں شب ہی ہوتی ہے۔ اس عدم تعین کی بڑی حکمت یہی ہے کہ طالب بندے مختلف راتوں میں عبادت وذکر و دعا کا اہتمام کریں، ایسا کرنے والوں کی کامیابی یقینی ہے۔

بہر حال وقت پورا ہو چکا ہے اور رمضان المبارک کے فضائل و برکات چونکہ بہت ہی زیادہ ہیں جن کا ادراک ان چند گھڑیوں میں ناممکن ہے اللہ تعالی ہم سب کو اس بابرکت مہینے کی تمام برکات سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے اور بار بار ہماری زندگیوں میں یہ لمحات مقدسہ نصیب فرمائے آمین